ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

ڈاکٹر سہیل احمد خان کی ادارتی خدمات

ڈاکٹر رابعہ حجاب

صدر شعبہ اردو، گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین اسلام پورہ لاہور

Abstract:

Sohail Ahmad Khan is among those prominent personalities in modern literature who have wrote to serve literature in various genres for almost half a century. This aritcle highlights the editional services of Sohail Ahmad. He has carved a special indentify for himself as an editor. He has served as the editor of Lafz, Mehrab, Sawera, Sharq Oriential College Magzine, Tehqeeq Nama, Ravi and many other literary magzines. His books also a reflection of his research work. Sohail Ahmad has only complied significant article in his books and avoided irrelavent article and essays.

سہیل احمد خان نے بحیثیت مدیر اپنی ایک الگ شناخت اور پہچان بنائی۔ انھوں نے لفظ، محراب، سویرا، شرق، اورینٹل کالج میگزین، تحقیق نامہ، راوی جیسے ادبی رسائل کی ادارت کی۔ اس ضمن میں انھوں نے جن جرائد کی ادارت کی ان کے معیار اور وقار کو اول تا آخر قائم رکھا۔ ان کے ہاں معیار پر کبھی سمجھوتا نہیں کیا گیا۔ سہیل احمد نے ہمیشہ اعلیٰ قسم کے تحقیقی و تنقیدی مضامین و مقالات کے ساتھ بہترین تخلیقات کو اپنے جریدے میں جگہ دی۔ سہیل احمد نے ایسی تحریروں کی ہمیشہ قدر کی جس میں روایت سے ہٹ کر جدید سوچ اور فکر کار فرما ہوتی یا منفرد موضوع پر اظہارِ خیال ہوتا۔ غیر معیاری تحریروں سے ہمیشہ اجتناب برتتے۔ محمد سلیم الرحمان راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ مدیر ہمیشہ وہی اچھا ہو گا جسے ادب سے گہری شناسائی ہو۔ وہ چیزوں کو پرکھ سکتا ہو کہ کون سے چیز چھاپی جائے اور کون سی نہیں۔ وہ بتا سکے کہ کون سی چیز کہاں رکھی جائے۔ سہیل احمد کو ادب سے گہری دلچسپی تھی۔ ہمارے ہاں بہت سے مدیر ایسے ہیں جو صرف نام بنانے کے لیے رسالہ نکالیں۔ ایسی کوئی ضرورت سہیل احمد نے محسوس نہیں کی۔

سہیل احمد خان کی بطور مدیر خدمات قابل قدر ہیں۔ انھوں نے اورینٹل کالج سے شائع ہونے والے ادبی مجلے ''لفظ'' کی نگرانی کی۔ ''لفظ'' کے چار شمارے شائع ہوئے جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

لفظ۔ اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور: دسمبر ۱۹۷۱ء

لفظ۔ اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور: دسمبر ۱۹۷۲ء

لفظ۔ اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور: دسمبر ۱۹۷۳ء

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

لفظ۔ اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور: دسمبر ۱۹۷۴ء

”لفظ“ کے ان شماروں میں پہلا جشن و تقریبات کے حوالے سے سامنے آیا۔ اس بارے میں سہیل احمد خان کہتے ہیں:

”میں بات کروں گا ”لفظ“ کی کیوں کہ اس کا تعلق اورینٹل کالج سے تھا باقی چیزیں فی الحال رہنے دیں۔ اورینٹل کالج میں ایک جشن منایا گیا تھا اور اس حوالے سے کچھ سیمینار ہوئے اور کچھ مطبوعات کی اشاعت بھی ہوئی۔ میں نے اس وقت ڈاکٹر عبادت بریلوی سے کچھ فنڈز کی بات کی کہ جہاں بہت سے علمی و ادبی حوالے سے اسے چھپنا چاہیے۔ انھوں نے کہا آپ نکالیں ہم شائع کر دیں گے۔ گویا اس طرح انھوں نے ”لفظ“ کے لیے منظوری دے دی اور اس کا نام میں نے ہی ’لفظ‘ رکھا اور طالب علموں سے بھی کچھ مواد لیا۔“(۱)

’لفظ‘ میں طالب علموں کی نگارشات کے ساتھ ادبی شخصیات کی مطبوعات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے لفظ کو صرف کالج کے رسالے کی ہی حیثیت حاصل نہیں بلکہ یہ مجلہ اس عہد کے نامور ادیبوں کی غیر مطبوعہ تحریروں کو بھی سامنے لانے کا باعث بنا۔ سہیل احمد خان اس حوالے سے اپنے انٹرویو میں بتاتے ہیں:

”چوں کہ طالب علموں کی تمام چیزیں اتنی تعداد میں معیاری نہیں ہوتیں کہ فروانی سے ایک رسالہ بن جائے چناں چہ میں نے چند ادبی شخصیات کی مطبوعات شامل کر کے دو تین اور پرچے شائع کر دیے۔ اس طرح وہ اس زمانے کے اعتبار سے صرف کالج کا رسالہ یا صرف طالب علموں کا رسالہ نہیں رہا۔ اس میں ہمارے دور کے بہت سے نامور ادیبوں کی چیزیں جو کہ غیر مطبوعہ تھیں، شائع ہوئیں مثلاً ن۔م۔ راشد کی فارسی شاعری کے تراجم شائع ہوئے۔ مجید امجد کی وہ نظمیں جو تب تک کسی رسالے میں شائع نہیں ہوئیں، میں نے چھاپیں۔ منیر نیازی کی کچھ تحریریں ایسی تھیں مثلاً ایک ان کا ڈراما پنجابی میں تھا، وہ شائع کیا۔ انتظار حسین صاحب سے کچھ چیزیں حاصل کیں۔ چناں چہ اس طرح سے اس کی حیثیت بعد میں ایک ادبی پرچے کی سی ہو گئی۔“(۲)

ادبی تحریروں کا مجلہ ’لفظ‘ مکتبی شعور کے سرچشمے کے ساتھ ’حال‘ کے وسیع تناظر کو سامنے لاتا ہے۔ اس میں سہیل احمد خان نے تخلیقی فن کار اور درسگاہ کے فاصلے کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ ’ادب، شاعری‘ اور نصاب کے نئے مفاہیم کو نئے علوم اور جدید کائناتی تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں۔ وہ اسے دریچہ قرار دیتے ہوئے ’لفظ‘ کے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

””لفظ“ کائنات کو جاننے کا وسیلہ ہے۔ یہ ایک دریچہ ہے جس راستے سے آسمان اور باہر کی کائنات نظر آئے۔ یہ شعور کی کرن ہے جو ممکن ہے آفتاب بن جائے۔“(۳)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

سہیل احمد نے احمد مشتاق کے تعاون سے منتخب غیر مطبوعہ ادبی تحریروں کا کتابی سلسلہ ''محراب'' کے نام سے شائع کیا۔ یہ کتابی سلسلہ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۹ء تک جاری رہا۔ محراب کے ان شماروں میں ادبی مضامین، خطوط کے علاوہ نثر میں افسانہ، ڈرامہ اور شاعری میں نظم اور غزل شامل ہیں۔ محراب میں تراجم کے حوالے سے بہت سے منظوم اور نثری تراجم کو شامل کیا گیا ہے۔ سہیل احمد نے اس حوالے سے بہت سے نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے۔ سید شبیہ الحسن لکھتے ہیں: کو شامل کیا گیا ہے۔ سہیل احمد نے اس حوالے سے بہت سے نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے۔ سید شبیہ الحسن لکھتے ہیں:

> ''ڈاکٹر سہیل احمد خاں نے ایک طویل عرصے تک رسالہ 'محراب' کی ادارت کی۔ اس زمانے میں انھوں نے معروف تخلیق کاروں کے ساتھ ساتھ نو آموز تخلیق کاروں کی بھی حوصلہ افزائی فرمائی۔ انھوں نے اس رسالے کے ذریعے نئے علمی مباحث کا آغا کیا۔ انھوں نے مقبول اور معتبر کتابوں سے متعارف کرانے کا سلسلہ شروع کیا۔''(۴)

سہیل احمد خان نے خاصے اہتمام سے موضوعات کو شامل کیا ہے۔ بین الاقوامی ادب کے مطالعے کا ذوق ان کا معاون رہا۔ محراب کے ان شماروں میں جن افسانہ نگاروں کے افسانوں کو شامل کیا گیا ان میں مسعود اشعر، محمد سلیم الرحمن، انور سجاد، انتظار حسین، صلاح الدین عادل، انور عظیم، ضمیر الدین احمد، سریندر پرکاش، خالدہ حسین، حسن منظر، آصف فرخی اور مظفر اقبال شامل ہیں۔

ادبی مضامین کی ذیل میں ان ملکی و غیر ملکی ادبی شخصیات کے مضامین کو جگہ دی گئی جنھوں نے اچھوتے اور جدید مباحث کو اپنی فکر سے جلا بخشی۔ ان میں گوپی چند نارنگ، شمیم حنفی، شمس الرحمان فاروقی، محمد حسن عسکری، انتظار حسین، محمد اجمل، سلیم احمد اور محمد حمید اللہ شامل ہیں۔

محراب کا ایک مخصوص گوشہ تراجم کے حوالے سے سامنے آتا ہے۔ ترجمہ بنیادی طور پر دو تہذیبوں کے مابین صحت مند مکالمے اور ذہنی ہم آہنگی پیدا کرنے کا ایک وسیلہ ہوتا ہے۔ ترجمے کا فن بہت پیچیدہ ہوتا ہے۔ مترجم کا اپنی زبان کے ساتھ ساتھ 'زبان غیر' کی نزاکتوں سے آگاہ ہونا بھی ضروری ہے۔ سہیل احمد نے محراب میں ان ترجمہ نگاروں کے ۵۰ سے زائد نثری اور ۱۰۰ سے زائد منظوم تراجم کو شامل کیا ہے جو ترجمہ نگاری فن سے کماحقہ آگاہ ہیں۔ جن میں محمد سلیم الرحمان، مظفر علی سید، صلاح الدین محمود، جاوید شاہین، محمد عمر میمن، الطاف احمد قریشی، فاروق حسن، زاہد ڈار، اعجاز راہی، شاہد حمید، منیر الدین احمد، مظفر اقبال، آصف فرخی اور محمد اسحاق میر شامل ہیں۔ سید شبیہ الحسن لکھتے ہیں:

”انھوں نے شعوری کوشش کی کہ شعر و ادب کے ساتھ ساتھ فنون لطیفہ کے دیگر شعبوں کو بھی متعارف کرایا جائے۔ انھوں نے بین الاقوامی ادب کے معتبر شہ پاروں کے تراجم بھی اس رسالے میں شائع کرانے کا خاص اہتمام کیا۔ ڈاکٹر سہیل احمد خان کی مدیرانہ کاوشیں ثمر بار ہوئیں اور ان کے رسالے ’محراب‘ کے وسیلے سے علم و ادب کو فروغ دینے والے تخلیق کار آج کل علمی و ادبی دنیا میں سرگرمِ عمل ہیں۔“(۵)

مشرق و مغرب کی تحریروں کا حسین امتزاج لیے محراب کا ہر شمارہ سہیل احمد کے مزاج کی عکاسی کرتا ہے۔ اصغر ندیم سید لکھتے ہیں:

...”ایک اور کردار بھی خاں صاحب کی زندگی میں آیا وہ ’سویرا‘ اور قوسین پبلشرز کے مالک ریاض چوہدری ہیں۔ جنھوں نے سہیل احمد خان اور احمد مشتاق کی ادارت میں رسالہ ’محراب‘ نکالا۔ جو بھی شمارے آئے خاں صاحب کے مزاج کی ترجمانی کرتے تھے۔“(۶)

’محراب‘ ۱۹۷۹ء کا شمارہ محمد حسن عسکری کے نام ہے۔ اس میں محمد حسن عسکری کی یاد میں مضامین اور عسکری صاحب کے کچھ خطوط شامل ہیں جو انتظار حسین، عبادت بریلوی، محمد حسن مثنیٰ ’الحق‘ کے مدیر، اور سہیل احمد کو لکھے گئے۔ یہ مکاتیب محمد حسن عسکری کی زندگی اور ان کے علمی رجحانات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ناصر کاظمی اور انتظار حسین کی بھی بعض غیر مطبوعہ تحریروں کو محراب میں شامل کیا گیا۔ جیسے انتظار حسین کے چند افسانے اور ناصر کاظمی کی ڈائری کے چند اوراق۔ ایسی غیر مطبوعہ تحریروں سے جہاں ادبی شخصیات کی تخلیقات سامنے آئیں وہیں محراب میں شامل ڈرامے، تبصرے اور تجزیے نو آموز قلمکاروں کو بھی متعارف کروانے کا ذریعہ بنے۔

سہیل احمد، محمد سلیم الرحمان کے ساتھ رسالہ ”سویرا“ کے اعزازی مدیر بھی رہے۔ محمد سلیم الرحمان راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں:

”اعزازی مدیر کے طور پر ان کا نام آیا ہے۔ کیوں کہ سرکاری ملازم بطور مدیر اپنا نام نہیں دے سکتا اس لیے چند کاپیوں پر ان کا نام اعزازی مدیر کی حیثیت سے میرے ساتھ آیا ہے۔“(۷)

سویرا کے چار شمارے (شمارہ نمبر ۶۳، ۶۲، ۶۰، ۵۹) ان کی ادارتی خدمات کے حوالے سے اہم ہیں۔ آغاز سے تاحال سویرا کے اداریے کا نام بات چیت رہا ہے۔ سہیل احمد نے ’بات چیت‘ کے عنوان سے یہ اداریے بعد میں اپنی کتاب تعبیریں میں بھی شامل کیے۔ ان اداریوں میں نہ صرف سیاسی اور سماجی تغیرات پر بات کی گئی ہے بلکہ معاشرے میں صورت پذیر ہونیوالی تبدیلیوں

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

کے اثرات کو بھی ادب پر منطبق کیا ہے۔ اسی طرح ادب، عقل، وجدان، فلسفہ، انسانی نفسیات اور کشاکش پیہم جیسے موضوعات بھی ان اداریوں کا حصہ بنے ہیں۔

حصہ شعر 'سویرا' کا مستقل گوشہ ہے۔ اس گوشے میں شائع ہونے والی غزلیات پر واضح طور پر جدیدیت کا رنگ نظر آتا ہے۔ سہیل احمد کی کم و بیش ۲۲ غزلیں سویرا ہی میں شائع ہوئیں۔ انھوں نے نہ صرف خود سویرا کے لیے نظمیں لکھیں بلکہ بہت سے ایسے شعرا کی نظمیں بھی 'سویرا' میں شائع ہوئیں جن سے آزاد نظم، نظم معریٰ اور نثری نظم کے جدید اسالیب کو فروغ ملا۔ شاعری کی طرح افسانوی نثر میں بھی جدید رجحانات کو 'سویرا' میں خوش آمدید کہا گیا۔ یہی حال افسانوں، جائزوں، تنقیدی تبصروں اور تنقیدی مضامین کا ہے۔ المختصر سہیل احمد نے سویرا میں افسانے، نظمیں، تنقیدی تبصرے اور اداریے لکھ کر نہ صرف خود جدت پسندی اور عصری شعور کو فروغ دیا بلکہ 'سویرا' میں لکھنے والوں کو بھی نئے رجحانات کی طرف اداریے لکھ کر نہ صرف خود جدت پسندی اور عصری شعور کو فروغ دیا بلکہ 'سویرا' میں لکھنے والوں کو بھی نئے رجحانات کی طرف راغب کیا۔ سعادت سعید ان کی ادارتی خدمات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "...وہ اورینٹل کالج کے رسالے لفظ کے مدیر اعلیٰ بھی رہے۔ مشہور رسالے سویرا کے چار شمارے بھی ان کی ادارت میں شائع ہوئے جب کہ گورنمنٹ کالج لاہور کا تحقیقی مجلہ تحقیق نامہ بھی ان کی نگرانی میں نکلتا رہا۔"(۸)

بحیثیت پرنسپل اورینٹل کالج سہیل احمد نے اورینٹل کالج میگزین کی بھی ادارت کی۔ اس میگزین میں اس کالج کی طویل علمی روایت کو علم اور تحقیق کے نئے تقاضوں سے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سہیل احمد اس رسالے کے مدیر ہونا اپنے لیے باعثِ اعزاز سمجھتے ہوئے 'حرف آغاز' میں لکھتے ہیں:

> "اورینٹل کالج میگزین کے زیرِ نظر شمارے کو مرتب کرنے کی ذمہ داری میرے لیے اعزاز ہے، میگزین کی طویل علمی اور تحقیقی روایت سے اہلِ علم باخبر ہیں...۔"(۹)

یہ میگزین ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔ اس میں اورینٹل کالج کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے اساتذہ کرام کے ۸ مضامین اور ۲ تبصرے شامل ہیں۔ انھوں نے رسالہ 'شرق' میں بطور معاون اپنی خدمات دی ہیں۔ کیوں کہ وہ اس رسالے کے مدیر نہیں تھے اس لیے اس کا سرسری ذکر کیا گیا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

گورنمنٹ کالج میں بحیثیت ڈین آف آرٹس انھوں نے 'تحقیق نامہ' کی ادارت کی۔ ۲۰۰۵ء تا ۲۰۰۸ء تک 'تحقیق نامہ' کے مدیر رہے۔ تحقیق نامہ کے ۲۰۰۶ء کے شمارے میں نقوش کے مدیر محمد طفیل کے نام ہم عصر ادیبوں کے نایاب مکاتیب شائع ہوئے جن کی تعداد ۳۹۸ ہے۔

حق نواز 'تحقیق نامہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ مجموعہ محبت، ذوق وشوق، لگن اور جدید سائنٹفک تدوینی اصولوں کے تحت سلیقے اور نفاست سے مرتب کیا گیا ہے۔ یہ مجموعے کے آخر میں مشاہیر ادب میں سے ہر ایک ایک خط عکسی صورت میں موجود ہے۔ پروف ریڈنگ اگرچہ احتیاط سے کی گئی ہے تاہم کمپوزنگ وغیرہ کی کچھ اغلاط باقی رہ گئی ہیں۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کا شعبہ اردو مبارک باد کا مستحق ہے کہ مکتوباتی ادب میں ایک نشانِ راہ قائم کیا ہے۔ اگر اسی طرح باقی کے مکاتیب بھی اشاعت پذیر ہوگئے تو یقیناً صدرِ شعبہ ڈاکٹر سہیل احمد خان صاحب کے کلاہِ افتخار میں ایک اور خوش نما پر کا اضافہ ہوگا۔"(۱۰)

۲۰۰۷ء کے شمارے میں شعبہ اردو جی سی یونیورسٹی کے زیرِ انتظام منعقد ہونے والی "ادب کلچر اور خردمندی" کے موضوع پر ایک کانفرنس کے مقالات کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ باقی شمارے مضامین کے حوالے سے اہم ہیں۔

درج بالا دی گئی معلومات سہیل احمد کی ادارتی خدمات کو سامنے لانے کی ایک کوشش ہے۔ اس میں ان تمام رسائل کو شامل کیا گیا ہے جس سے بطور مدیر، اعزازی مدیر سہیل احمد وابستہ رہے۔ علم و دانش کے یہ خزانے ان کی علمی و ادبی شخصیت کے مظہر ہیں۔

ادب میں ترتیب و تدوین کے کام کی بہت اہمیت ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ایک مرتب محقق ہونے کے فرائض بھی انجام دیتا ہے۔ مختلف علمی و ادبی رسائل و جرائد میں چھپنے والے مضامین کو اکٹھا کرنا اور پھر اسے اپنے موضوع کے مطابق ترتیب دینا مرتب کے ذمے ہے۔ ایسے میں اسے ایک کھوجی کا کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔ ایک موضوع پر مختلف مصنفین کے مضامین کو یکجا کرکے کتابی صورت میں قارئین کے سامنے لانا مرتب کا کام ہے۔

اردو ادب میں مختلف اصناف، شخصیات، رجحانات اور فن پاروں پر ادبی رسائل و جرائد میں بے شمار مضامین لکھے گئے ہیں۔ مضامین لکھنے کی روایت بہت پرانی ہے۔ ایسے میں طالب علموں کی سہولت کے پیشِ نظر مختلف موضوعات کو اکٹھا کرکے کتابی صورت میں ڈھالا گیا۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

سہیل احمد وسیع المطالعہ شخص تھے۔ ان میں محقق کی طرح تحقیق کی لگن اور ناقد کی طرح فن پاروں کو جانچنے کی اہلیت بہت زیادہ تھی۔ انھوں نے جن موضوعات پر کتابوں کی ضرورت محسوس کی۔ اس حوالے سے مضامین اکٹھے کرکے مرتبہ صورت میں اس کمی کو دور کرنے کی ایک کاوش کی۔ اس کوشش میں وہ کس حد تک کامیاب رہے ہیں۔ یہ دیکھنے کے لیے ہم سہیل احمد کی علمی و ادبی خدمات کے ضمن میں ذیل میں ان کی مرتبہ کتب کا زمانی ترتیب سے سرسری جائزہ لیں گے تاکہ بطور مرتب ان کے مقام و مرتبے کا تعین کیا جاسکے۔

'افسانوی ادب' (بی۔ اے اردو الیکٹو):

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۸۶ء کے تحت بی۔ اے کے نصاب کے لیے منظور کی گئی 'افسانوی ادب' پولیمر پبلشرز لاہور کی وساطت سے سامنے آئی۔ سہیل احمد نے نصابی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہوئے اسے ترتیب دیا ہے۔ اس کے مندرجات میں داستان، ناول، افسانہ، ڈرامہ اور تنقیدی ارشارات شامل ہیں۔

ادبی انتخاب کے حوالے سے دیکھا جائے تو ایک عام مرتب مکمل طور پر آزاد ہوتا ہے لیکن کسی کتاب کو نصاب کے لیے مرتب کیا جائے تو پھر بہت سی باتوں کا خیال کرنا پڑتا ہے۔ اس ضمن میں سہیل احمد لکھتے ہیں:

> "عام ادبی انتخاب کے مرتب کو جو آزادی میسر ہوتی ہے، وہ نصابی انتخاب کے مرتب کو عام طور پر نہیں ملتی۔ یہ اور بات ہے کہ بعض حلقے ناجائز طور پر نصابی انتخاب سے عام ادبی انتخاب کے لیے تقاضے کرنے لگتے ہیں۔ نصاب کے لیے جو انتخاب کیے جاتے ہیں۔ نصاب کے لیے جو انتخاب کیے جاتے ہیں ان میں کئی مصلحتیں کارفرما ہوتی ہیں۔ نصاب سازی کے بعض خطوط کا لحاظ، جس درجے کے لیے نصاب مرتب کیا جارہا ہے اس کے طلبہ کی ذہنی استعداد کا خیال اور اس طرح کی کئی اور حقیقتیں پیشِ نظر ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض جگہ الفاظ یا جملے حذف بھی کرنے پڑتے ہیں۔"(۱۱)

سہیل احمد نے اس انتخاب کو مرتب کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ان اقتباسات کو پیش کیا جائے جس سے طلبہ میں اصناف ادب کے مطالعے کا ذوق پیدا کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ ایم۔ اے اور بی۔ اے کے نصابی فاصلے کو کم کرنے کی بھی ایک کاوش کی گئی ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں سہیل احمد کے پیشِ نظر ایک اور اہم بات یہ بھی تھی کہ طالب علم مختلف اصناف میں ماضی کے کارناموں کے ساتھ ساتھ اپنے عہد کے روحانی، نفسیاتی اور سماجی مسائل سے بھی آگاہ ہوسکیں۔

کتاب کے آخر میں تنقیدی اشارات دیے گئے ہیں۔ یہ تنقیدی اشارات ان مصنفین کے بارے میں ہیں جن کے متون کو 'افسانوی ادب' میں شامل کیا گیا ہے۔ سہیل احمد نے ان اشارات میں مصنف کے سوانحی اور علمی خدمات کا احاطہ کرنے کی ایک

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

کوشش کی ہے۔اس کاوش میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں۔اپنی تنقیدی صلاحیت سے کام لیتے ہوئے انھوں نے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے۔ذیل میں ایک تنقیدی تحریر شامل کی جارہی ہے:

"پریم چند کا اصل نام دھنپت رائے تھا۔اردو افسانے کے معمارِ اعظم ہیں جن کے افسانوں سے حقیقت نگاری کی نئی شکلیں ظاہر ہوئیں۔ان کی ابتدائی کہانیاں طونیت کا رنگ لیے ہوئے ہیں۔پھر انھوں نے سماجی موضوعات پر قلم اٹھایا۔اس دور میں ان کا انداز بنیادی طور پر اصلاحی تھا اور وہ مثالیت پسندی سے کام لیتے تھے، چنانچہ افسانے کے آخر میں انسان اپنے ضمیر کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی برائی پر غلبہ پالیتا تھا۔'کفن' تک پہنچتے پہنچتے وہ تلخ حقیقت نگاری کو اپنا رہے تھے۔اس طرح وہ اردو میں سماجی واقعیت نگاری کے پیش رو ہیں۔پریم چند کی کہانیوں میں ان کے دور کے سماجی تضادات، سیاسی مسائل اور گرد و پیش کی زندگی کا نقشہ ملتا ہے۔یہ کردار اتنے بھرپور طریقے سے ہمارے ادب میں پہلی بار انھی کی کہانیوں میں آئے۔سیاسی کارکن، جلسے جلوس، جیلیں، معاشرے کے مختلف طبقات، سیاسی ہلچل، ان تمام چیزوں کی عکاسی بڑی بھرپور ہے۔دیہاتی زندگی کو اردو ادب میں پیش کرنے میں پریم چند کا کوئی ثانی نہیں۔ گاؤں کے امیر، غریب، مہاجنی تمدن کی چکی میں پستے ہوئے انسان، پنچائت کے مسائل، ظلم اور استحصال کی مختلف شکلیں، یہ تمام موضوعات ان کی کہانیوں میں آتے ہیں اور احساس ہوتا ہے کہ ہم اس دور میں سانس لے رہے ہیں۔اسی کے ساتھ معاشرے کے ڈھانچے کو تبدیل کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ 'سوز وطن'، 'پریم پچیسی'، 'پریم بیتسی'، 'پریم چالیسی' ان کی کہانیوں کے مشہور مجموعے ہیں۔"(۱۲)

سہیل احمد کی مرتبہ کتاب 'داستان در داستان' ۱۹۸۷ء میں قوسین پبلشرز کی وساطت سے منظر عام پر آئی۔اس کتاب میں شامل مضامین میں :

۱۔ شر پر روح کی فتح
بیتال پچیسی
ہائنرخ سحر
ترجمہ: محمد سلیم الرحمن

۲۔ کتھا سرت ساگر
شمیم حنفی

۳۔ الف لیلہ۔تعارف

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

مظفر علی سید

۴۔ الف لیلہ

انتظار حسین

۵۔ سب رس کے ماخذ اور مماثلات

عزیز احمد

۶۔ باغ و بہار۔ مطالعہ

اسلوب احمد انصاری

۷۔ مذہب عشق

جیلانی کامران

۸۔ فسانۂ عجائب اور پدماوت

عزیز احمد

۹۔ مثنوی گلزار نسیم

اختر احسن

۱۰۔ طلسم ہوش ربا

عزیز احمد

۱۱۔ دیباچہ انتخاب طلسم ہوش ربا

محمد حسن عسکری

۱۲۔ طلسم ہوش ربا کی علامتی اہمیت

شمیم احمد

۱۳۔ بوستانِ خیال

مرزا فرحت اللہ بیگ

۱۴۔ لوک کہانیاں

ڈاکٹر محمد اجمل

شامل ہیں۔ یہ مضامین تعداد میں چودہ ہیں مگر داستانوں کی تفہیم میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔

داستانوی ادب پر سہیل احمد کی گرفت کافی مضبوط ہے۔ اس کا ثبوت ہمیں ان کے پی ایچ۔ڈی کے مقالے کی صورت میں ملتا ہے۔ سہیل احمد زیرِ بحث مجموعے کو مرتب کرنے کی وجہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

"حکایات اور داستانوں کے بارے میں تنقیدی مضامین کا مجموعہ مرتب کرنے کا خیال کئی برس پہلے آیا تھا اس وقت جدید افسانے میں داستانی عناصر ظاہر ہو رہے تھے اور ادبی حلقوں میں اس طریقِ کار کے بارے میں بحثیں ہو رہی تھیں چنانچہ یہ احساس ہوا کہ اگر داستانوں کی تفہیم کے لیے لکھے گئے مضامین کا انتخاب کیا جائے تو جدید افسانے کی تفہیم کے لیے بھی راہیں نکل سکتی ہیں۔ یہ چیز بھی پیشِ نظر تھی کہ جو مضامین رسائل میں محفوظ ہیں۔ ان میں سے وہ مضامین چنے جائیں جن میں حکایتوں اور داستانوں کی گہری سطحوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہو تاکہ مکتبی حلقوں کو بھی ان میں سے کچھ مدد مل سکے۔ ہر انتخاب کی اپنی حدود ہوتی ہیں اور اس انتخاب کی بھی ہیں تاہم ہمیں یہ اطمینان ضرور ہے کہ زیرِ نظر انتخاب میں ایسے کئی مضامین یکجا ہو گئے ہیں جو آسانی سے دستیاب نہیں بلکہ ان کے یکجا ہونے سے داستانوں کے بارے میں مختلف تنقیدی رویوں کے علیحدہ علیحدہ رنگ بھی سامنے آجائیں۔"(۱۳)

ان مضامین کو دیکھتے ہوئے یہ بات بھی اہم ہے کہ سہیل احمد نے ڈاکٹر گیان چند، سید وقار عظیم اور کلیم الدین احمد کی تصانیف میں سے مضامین شامل نہیں کیے۔ سہیل احمد نے اپنی تحقیقی بصیرت سے ان مضامین کو کتابی صورت دی ہے۔ جس میں حکایات یا داستانوں کی رمزی سطحیں نظر آتی ہیں۔ سہیل احمد کی یہ تصنیف ان کے ادبی کارناموں میں بطور مرتب ایک اہم پیش رفت ہے۔

سہیل احمد خان کی ایک اور مرتبہ کتاب "مقالات حلقہ ارباب ذوق" ہے۔ یہ کتاب پولیمر پبلی کیشنز کے تعاون سے ۱۹۹۰ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کتاب کے معاون ناہید شاہد تھے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس کتاب میں حلقہ ارباب ذوق میں پڑھے گئے مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔ کتاب کے مندرجات میں ضمنی عنوانات کے تحت مضامین درج کیے گئے ہیں، جن میں حلقہ ارباب ذوق، قیوم نظر کی یاد میں، م۔ حسن لطیفی، مطالعے، کچھ تو کہیے، ترجمہ اور خطباتِ جشنِ طلائی کے حوالے سے مضامین شامل کیے گئے ہیں۔

خصوصی اجلاس ہوں یا عام بحثیں سہیل احمد نے مقالات کا چناؤ کرتے ہوئے عہد کی ادبی فضا کے مرکزی موضوعات کو مد نظر رکھا۔ ان مقالات کے حوالے سے سہیل احمد لکھتے ہیں:

"حلقے کے جشن طلائی کی مناسبت سے چار خطبات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ محمد صفدر میر نے میراجی، مظفر علی سید نے منٹو اور ڈاکٹر وزیر آغا نے حلقۂ اربابِ ذوق اور جدید اردو تنقید کے موضوعات پر جو مضامین

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

پڑھے۔ وہ اس مجموعۂ مقالات میں شامل ہیں۔ اس مجموعے کے دوسرے مضامین میں سے بیشتر اس سال
کے دوران میں حلقے کے جلسوں میں پڑھے گئے اور کچھ بطورِ خاص اس مجموعے کے لیے تحریر کیے
گئے...''(۱۴)

حلقہ ارباب ذوق میں کئی اتار چڑھاؤ آئے۔ صورتِ حال کیسی بھی رہی ہو حلقے کے ہفت روزہ اجلاس جاری رہے۔ اس سے حلقے کی مقبولیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ سہیل احمد نے ان مقالات کو یکجا کر کے حلقے کی اشاعتی سرگرمیوں کو از سرِ نو بحال کیا وہ لکھتے ہیں:

''حلقہ ارباب ذوق کی طرف سے سال کی بہترین نظموں کا انتخاب بھی شائع کیا جاتا تھا۔ 'نئی تحریریں' جیسا مجلہ بھی حلقے کی طرف سے شائع ہوتا رہا۔ پھر ایک بار سال کے بہترین ادب کے انتخاب اور حلقے کی بحثوں کا انتخاب بھی شائع کیا گیا۔ ایک عرصے سے حلقے کی اشاعتی سرگرمیاں معطل ہیں۔ اس مجموعے کی اشاعت سرگرمیوں کو از سرِ نو بحال کیا وہ لکھتے ہیں:

''حلقہ ارباب ذوق کی طرف سے سال کی بہترین نظموں کا انتخاب بھی شائع کیا جاتا تھا۔ 'نئی تحریریں'
جیسا مجلہ بھی حلقے کی طرف سے شائع ہوتا رہا۔ پھر ایک بار سال کے بہترین ادب کے انتخاب اور حلقے کی
بحثوں کا انتخاب بھی شائع کیا گیا۔ ایک عرصے سے حلقے کی اشاعتی سرگرمیاں معطل ہیں۔ اس مجموعے کی
اشاعت سے یہ تعطل بھی دور ہو گا۔''(۱۵)

درج بالا کتب سہیل احمد کی شخصیت کو بطور مرتب متعارف کرواتی ہیں۔ سہیل احمد کے اندر حقائق کی تلاش اور سچ کو جاننے کی لگن موجود تھی۔ مذکورہ بالا کتب ان کے تحقیقی کام کا بھی احاطہ کرتی ہیں۔ سہیل احمد خان اپنے کام میں دیانت دار تھے۔ انھوں نے کتابیں مرتب کرتے وقت بھی دیانت داری کا ثبوت دیا ہے۔ انھوں نے صرف انھی مقالات کو کتب میں جگہ دی ہے جو معیاری تھے۔ غیر ضروری مقالات و مباحث سے گریز کیا ہے۔ المختصر سہیل احمد خان کی علمی و ادبی شخصیت میں ان کی مرتبہ خدمات بھی اہمیت کی حامل ہیں۔

یہاں بھی محض رسمی کاروائی کرتے نظر نہیں آتے بلکہ ان کی انفرادی شان دکھائی دیتی ہے۔ سہیل احمد کی تحقیقی کاوشوں کی ذیل میں ان کی مرتبہ کتب اہم ہیں۔ ان کتب میں ان کی محققانہ صلاحتیں بخوبی اجاگر ہوتی ہیں۔

حوالہ جات:

۱۔ مضامین و مکالمات ڈاکٹر سہیل احمد خان (مرتبہ اشتیاق احمد)۔ ص ۲۸۰۔۲۸۱
۲۔ حوالہ ایضاً۔ ص ۲۸۱
۳۔ ڈاکٹر سہیل احمد خان۔ 'ابتدائیہ' مشمولہ، لفظ۔ اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور: دسمبر ۱۹۷۲ء۔ ص ۳

۴۔ ڈاکٹر سید شبیہ الحسن۔ 'ایک ہمہ جہت دانشور' مشمولہ، راوی۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور:۲۰۰۹ء۔ ص ۱۹

۵۔ حوالہ ایضاً

۶۔ اصغر ندیم سید۔ 'اپنے سہیل احمد خان کے لیے' مشمولہ، جنگ (مڈویک میگزین)۔ لاہور: ۸۔ اپریل ۲۰۰۹ء۔ ص ۲

۷۔ محمد سلیم الرحمن سے راقمہ کا ایک مصاحبہ

۸۔ ڈاکٹر سعادت سعید۔ 'سہیل احمد خان۔ نئی طرزوں کا علم بردار دانشور' مشمولہ، راوی۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور:۲۰۰۹ء۔ ص ۲۵

۹۔ ڈاکٹر سہیل احمد خان۔ 'حرف آغاز' مشمولہ، اورینٹل کالج میگزین۔ اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور:۱۹۹۸ء

۱۰۔ حق نواز۔ 'تحقیق نامہ' مشمولہ، کتابی سلسلہ تضمین۔ لاہور: شمارہ نمبر ۳، مئی ۲۰۰۸ء۔ ص ۱۳۷

۱۱۔ ڈاکٹر سہیل احمد خان (مرتب)۔ 'پیش لفظ' افسانوی ادب۔ (بی۔ اے الیکٹو نصابی)۔ لاہور: پولیمر پبلشرز ۱۹۸۶ء۔ ص ۷

۱۲۔ ڈاکٹر سہیل احمد خان (مرتب)۔ افسانوی ادب۔ ص ۱۰۴

۱۳۔ ڈاکٹر سہیل احمد خان (مرتب)۔ داستان در داستان۔ لاہور: قوسین پبلشرز، ۱۹۸۷ء۔ ص ۱۰۔۱۱

۱۴۔ ڈاکٹر سہیل احمد خان (مرتب)۔ مقالات حلقہ ارباب ذوق۔ لاہور: پولیمر پبلیکیشنز، ۱۹۹۰ء۔ ص ۸

۱۵۔ حوالہ ایضاً